21119 ـ جسم گدوانے اور ابرو كے بال اكھيڑنے ا ور دانت رگڑ كر باريك كرنے كى ممانعت كے دلائل

سوال

عورتوں كا ابرو كے بال اكھيڑنے كے متعلق اسلام ميں كيا حكم ہے، اور اگر ممكن ہو سكے تو اس موضوع كے متعلقہ احاديث بھى ذكر كريں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالى نے عورت كے ليے ابرو كے بال اكھيڑنے اور كاٹنا يا زائل كرنا حرام كيا ہے، اور لغت ميں اسے النمص كہا جاتا ہے جو كہ درج ذيل دلائل كى بنا پر حرام ہے:

1 ـ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يہ تو اللہ تعالى كو چھوڑ كر صرف عورتوں كو پكارتے ہيں، اور دراصل يہ صرف سركش شيطان كو پوجتے ہيں

جس پر اللہ تعالى نے لعنت كى ہے، اور اس نے يہ كہہ ركھا ہے كہ ميں تيرے بندوں ميں سے مقرر شدہ حصہ لے كر رہونگا

اور انہيں سيدھى راہ سے بہكاتا رہونگا، اور باطل اميديں دلاتا رہوں گا، اور انہيں سكھاؤں گا كہ جانوروں كے كان چير ديں، اور ان سے كہوں گا كہ اللہ تعالى كى بنائى ہوئى صورت كو بگاڑ ديں، سنو! جو شخص اللہ كو چھوڑ كر شيطان كو اپنا رفيق بنائےگا وہ صريحا نقصان ميں ڈوبےگا النساء (117 ـ 119).

اس آيت ميں شاہد يہ ہے كہ: شيطان مردود لوگوں كو اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى كا حكم دےگا، اور بعض مفسرين نے اس كى تفسير يہ كى ہے كہ اس سے مراد جسم گدوانا، اور ابرو باريك كرنا، اور دانت رگڑ كر ان ميں فاصلہ كرنا ہے، جيسا كہ آگے بيان بھى ہو گا.

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

ایك گروہ کا کہنا ہے: یہ جسم گدوانے اور اس کے قائم مقام جو خوبصورت بننے کی کوشش کرنے کے طرف اشارہ ہے، ابن مسعود اور حسن کا یہی قول ہے.

دیکھیں: تفسیر قرطبی (5 / 392).

2 ـ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" اللہ تعالی جسم گودنے، اور جسم گدوانے، اور ابرو کے بال اکھیڑنے، اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو رگڑ کر ان میں فاصلہ کرنے اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کرے "

تو یہ قول بنو اسد کی ایك عورت ام یعقوب تك پہنچا تو وہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کو پاس آ کر کہنے لگی: آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے ؟

تو وہ فرمانے لگے: مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، اور جو کتاب اللہ میں بھی ہے ؟

تو وہ عورت کہنے لگی: میں تو دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن مجید پڑھا ہے، اور جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں مجھے تو وہ نہیں ملا.

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اگر تو نے واقعتا پڑھا ہوتا تمہیں ضرور مل جاتا، کیا تو نے اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

اور جو کچھ تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں، تم اسے لے لیا کرو، اور جس سے منع کریں اس سے رك جایا کرو الحشر (7) ؟

تو وہ عورت کہنے لگی: کیوں نہیں میں نے یہ فرمان پڑھا ہے، تو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے.

وہ کہنے لگی: میرے خیال میں تیرے گھر والیاں بھی یہ کام کرتی ہیں.

تو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے: جاؤ جا کر دیکھ لو، تو وہ عورت ان کےگھر گئی اور اسے اس طرح کی کوئی چیز نظر نہ آئی.

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما فرمانے لگے: اگر ایسا معاملہ ہوتا تو وہ ہمارے ساتھ رہ نہیں سکتی تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4604) صحیح مسلم حدیث نمبر (2125).

امام قرطبی رحمہ اللہ " الوشم " کا معنی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اور وشم ہاتھوں میں ہو سکتا ہے، اور وہ یہ کہ عورت اپنی ہتھیلی کی پشت اور کلائی میں سوئی سے سوراخ کر کے اس میں سرمہ وغیرہ بھر دے تو وہ سبز ہو جائے، تو اس نے وشم کیا، اور یہ واشمہ ہے.

اور المستوشمۃ: وہ عورت جس کے یہ عمل کیا جائے، الھروی کا یہی قول ہے.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (5 / 392).

اور ابن حجر رحمہ اللہ " النمص " کے معنی میں کہتے ہیں:

" المتنمصات: متنمصۃ کی جمع ہے.

اور ابن الجوزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: منتمصۃ نون سے قبل میم یہ الٹ اور مقلوب ہے، اور المتنمصۃ وہ عورت ہے جو نمص یعنی ابرو کے بال اکھیڑنا طلب کرے.

اور النامصۃ: وہ عورت ہے جو بال اکھیڑے.

اور النماص: موچنے وغیرہ سے چہرے کے بال اکھیڑنے کو کہا جاتا ہے، اور اسی لیے المنقاش یعنی موچنے کو منماص بھی کہا جاتا ہے.

اور ایك قول یہ ہے کہ: النماص ابرو کو باریك کرنے یا برابر کرنے کے لیے ابرو کے بال زائل کرنے کو النماص کہتے ہیں.

سنن ابو داود میں ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: النامصۃ: وہ عورت ہے جو ابرو کے بال نوچے حتی کہ وہ باریك ہو جائیں.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 377).

اور المتفلجات کے معنی میں کہتے ہیں:

المتفلجات: متفلجۃ کی جمع ہے، اور یہ اس عورت کو کہا جاتا ہے جو دانتوں کے مابین فاصلہ کروائے یا کرے.

الفلج: فاء اور لام اور جيم كے ساتھ: اس كا معنى سامنے والے دو دانتوں كے درميان فاصلہ كرنا ہے.

اور التفلج: يہ دو ملے ہوئے دانتوں كے درميان ريتى وغيره سے رگڑ كر فاصلہ كيا جائے، اور يہ عام طور پر سامنے والے دو يا چار دانتوں كے ميں ہوتا ہے، اور عورت كے دانتوں ميں يہ خوبصورت اوراچھا محسوس كيا جاتا ہے، ہو سكتا ہے يہ اس عورت نے خود كيا ہو جس كے دانت آپس ميں ملے ہوئے تھے تا كہ وہ متفلجۃ يعنى دانتوں ميں فاصلہ والى بن جائے، اور بعض اوقات بڑى عمر كى عورت بھى ايسا كرتى ہے تا كہ كم عمر كى نظر آئے؛ كيونكہ غالبا چھوٹى عمر كى عورت كے دانتوں ميں فاصلہ ہوتا ہے، اور بڑى ہو كر آپس ميں مل جاتے ہيں "

ديكھيں: فتح البارى (10 / 372).

قرطبى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور يہ سب امور كے فاعل پر احاديث ميں لعنت كى گئى ہے، اور يہ كبائر ميں شامل ہوتے ہيں، اور جس معنى كى بنا پر اس سے منع كيا گيا ہے اس ميں اختلاف ہے:

ايك قول يہ ہے كہ: يہ تدليس اور چھپاؤ كى بنا پر ہے.

اور ايك قول يہ ہے كہ: اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى كى وجہ سے ہے، جيسا كہ ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كا قول ہے، اور صحيح بھى يہى ہے، جو كہ پہلےمعنى كو بھى متضمن ہے.

پھر ايك قول يہ بھى ہے كہ: يہ اس سے منع كيا گيا ہے جو باقى رہے؛ كيونكہ يہ اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى ميں سے ہے، ليكن اگر باقى نہ رہے بلكہ ختم ہو جائے مثلا سرمہ يا عورتيں جس سے بناؤ سنگھار كرتى ہيں، تو علماء نے اس كى اجازت دى ہے.

ديكھيں: تفسير قرطبى (5 / 393).

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (13744) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .